پروفیسر خالد شبیر احمد

امیر المؤمنین خلیفۂ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

بے شک معاویہ ہیں صحابی حضور کے
چرچے ہیں جن کے آج بھی فہم و شعور کے

حاصل تھا حکمرانی میں اُن کو بڑا کمال
غیرت میں منفرد تھے حمیت میں بے مثال

اُن کے شکوہِ ذات کی تاریخ ہے گواہ
نام اُن کا لب پہ آتے ہی دل بولے واہ، واہ

صرفِ نظر تھا شیوہ اُن کا درگزر سے کام
ازبر اُنھیں رموزِ سیاست بھی تھے تمام

جلتا تھا اُن کی روح میں توحید کا چراغ
رمز آشنا تھا قلب تو رمز آشنا دماغ

تھے کاتبِ کلامِ الٰہی سو تھے، امیں
حُبِّ نبی نے اُن کو بنایا وکیلِ دیں

جن کے ایماں کو کر لیا حضور نے قبول
پھر دل میں اُن کی یاد کے کِھل جائیں کیوں نہ پھول

رتبے میں ہر ولی سے بھی آگے ہے اُن کا نام
قربِ حضور پاک سے ملتا ہے یہ مقام

فکر و نظر میں اُن کے تھی حکمت کی روشنی
جھلکے تھی اُن کی سوچ سے عظمت کی چاندنی

محفل میں جب بھی ہوتے تھے وہ محوِ گفتگو
لگتا تھا نور پھیلا ہوا ہے چہار سو

تھیں دل میں اُن کے دینِ مبیں کی حرارتیں
ہیں اُن کے حق میں آپ کی بیّن بشارتیں

شعر و سخن میں طاق تو ذوقِ نظر بلند
وہ دینِ مصطفیٰ کے ہیں فرزندِ ارجمند

خوش رُو تھے خوش لباس تھے وہ خوش خصال تھے
جود و سخا کے وصف سے بھی مالا مال تھے

ملّت کے فرد فرد کے دل میں ہے اُن کی چاہ
اُن سے رسول پاک کو اُلفت تھی بے پناہ

حق گو تھے، حق پسند تھے، حق آشنا تھے
صدق اُن کے ساتھ تھا اور باصفا تھے وہ

وہ فردِ لاجواب تھے، وہ حلم کا نشاں
اُن کے شعور و شوق کی دلکش ہے داستاں

افواجِ بحریہ کے بھی سالارِ اوّلیں
جنت کے جن کے واسطے وعدے ہیں بالیقیں

ابلیس خود جو آئے اُٹھائے نماز کو
کم عقل ہے جو سمجھے نہ اس کھلے راز کو

وہ اک نشانِ سطوت و شوکت کا نام ہیں
قرطاسِ آسمان پہ حرفِ دوام ہیں

جو بھی ہوا حضور کی صحبت سے سرفراز
خالدؔ کو اس پہ فخر ہے شبیر کو ہے ناز